REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۲۹ محرم ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ ۲۴ وفا ۱۳۳۹ ہش ۲۴ جولائی ۱۹۶۰ء نمبر ۱۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

ایبٹ آباد ۲۲ جولائی بوقت سوا نو بجے شب بذریعہ فون
حضور کو رات نیند خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی آگئی۔
اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللھم آمین

"اقوام متحدہ کی نئی قرارداد کے بعد کانگو میں روسی مداخلت کی ضرورت نہیں رہی"

(وزیر اعظم کانگو)

امریکہ کانگو کو اقتصادی امداد دے گا ——— دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ ہو گیا

لیوپولڈ ویل ۲۳ جولائی۔ مسٹر لومبا وزیر اعظم کانگو نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ اب جبکہ حفاظتی کونسل نے اس مفہوم کی قرارداد منظور کر لی ہے کہ بلجیمی فوجوں کو کانگو سے جلد نکل جانا چاہیئے۔ تو روس کی مداخلت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ آپ نے بلجیمی فنی ماہروں سے اپیل کی کہ وہ کانگو ہی میں رہیں۔ آپ نے انہیں یقین دلایا کہ حکومت ان کی حفاظت کے سلسلہ میں کسی اقدام سے دریغ نہیں کرے گی۔ ـــ مسٹر لومبا نے کہا کہ حکومت کانگو نے امریکہ سے ایک معاہدہ کر لیا ہے۔ جس کے مطابق امریکہ کی طرف سے کانگو کو اقتصادی امداد دی جائے گی۔ آپ نے کہا میں کینیڈا اور بعض دوسرے ملکوں کا دورہ بھی کروں گا اور ان ملکوں سے اسی قسم کے معاہدے کرونگا۔ دریں اثنا پیرس کے ایک اخبار میں مسٹر لومبا کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں مسٹر لومبا نے کہا میری حکومت غیر جانبداری کی پالیسی اختیار کرے گی۔ اور اسے مشرق اور مغرب کے دھڑوں سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ آپ نے کہا میں کمیونسٹ نہیں میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اپنی قوم کو نو آبادیاتی نظام سے نجات دلاؤں جب آپ سے کاٹنگا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ کاٹنگا کانگو کا ایک داخلی حصہ ہے بعض بلجیمی سازشیوں اور سرمایہ داروں کے اثر و رسوخ کی وجہ سے کانگو کے بعض لیڈروں نے کانگو سے علیحدگی کا دعوےٰ کر رکھا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ صوبہ ملک کے ایک جزو کی حیثیت سے اس میں شامل رہے گا۔ مسٹر لومبا کل صبح گھانا کے طیارے کے ذریعہ عازم نیویارک ہو گئے۔ ان کے چند مشیر بھی ان کے ساتھ گئے ہیں۔

(اقوام متحدہ کی قرارداد صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

"کاٹنگا کو تسلیم کر کے کانگو کی آزادی کو خطرہ میں نہ ڈالیں"

دنیا کے امن پسند ملکوں سے مسٹر انکرومہ کی اپیل

اکرا ۲۳ جولائی۔ مسٹر انکرومہ صدر گھانا نے ایک بیان میں ممالک عالم کو خبردار کیا ہے کہ وہ کاٹنگا کی آزادی کو تسلیم نہ کریں۔ کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے کہ اس سے دنیا کے سیاسی حالات پر بہت برا اثر پڑنے کا امکان ہے۔ آپ نے کہا اگر کسی ملک نے کاٹنگا کو تسلیم کیا یا اسے اقتصادی مدد دی تو ہو سکتا ہے۔ اس کے نتائج اتنے خطرناک ہوں کہ عالمی جنگ شروع ہو جائے۔ آپ نے دنیا کے امن پسند ملکوں سے اپیل کی کہ وہ کاٹنگا کو تسلیم کر کے کانگو کی آزادی کو خطرے میں نہ ڈالیں۔ آپ نے کہا سارے کانگو (جس میں کاٹنگا شامل ہے) سے بلجیم کی فوج کو جلد نکال دینا چاہیئے ورنہ امن قائم نہیں ہو سکے گا۔

بارش سے ایک کروڑ روپے کا نقصان

نئی دہلی ۲۳ جولائی۔ راجستھان میں گزشتہ پندرہ دن سے شدید بارش ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کی جائداد کو اچھا خاصہ نقصان پہنچ رہا ہے۔ حالانکہ یہ علاقہ صحرا ہونے کی وجہ سے بالعموم خشک رہا کرتا تھا۔ جودھپور ام اور بیکانیر کی مشترک سرحد پر واقع جورہ نامی ضلع کے سردار شہر نامی قصبے سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ۱۲ دن میں ۲۰ انچ بارش ہوئی راجستھان کے دوسرے مقامات میں بارش سے ایک کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ جولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے پڑھائی آپ نے خطبہ میں قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ میں بیان کردہ مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے احباب جماعت کو قرآنی اوامر و نواہی کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے کی طرف توجہ دلائی

مبلغ اسلام مکرم سید جواد علی صاحب امریکہ سے آج کراچی پہنچ رہے ہیں

مبلغ اسلام مکرم سید جواد علی صاحب امریکہ میں پانچ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد پاکستان واپس تشریف لانے کے لئے وہاں سے روانہ ہو گئے ہیں اور آج مورخہ ۲۳ جولائی بروز ہفتہ کراچی پہنچ رہے ہیں وہاں سے آپ ربوہ تشریف لائیں گے۔ احباب جماعت آپ کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا کریں۔ وکالت تبشیر ربوہ

مکرم مولوی منیر الدین صاحب بخیریت نیروبی پہنچ گئے

نیروبی (بذریعہ تار) مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم مولوی منیر الدین صاحب شاہد بی۔ اے بخیر و عافیت پاکستان سے نیروبی پہنچ گئے ہیں فالحمد للہ۔ آپ بغرض اعلائے کلمہ اسلام پچھلے دنوں مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ احباب حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لندن کے لئے درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لندن کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ بیمار ہیں انفلوئنزا صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

لاہور ۲۳ جولائی۔ ملک امیر محمد خاں گورنر مغربی پاکستان ۲۶ جولائی کو پی۔ آئی۔ اے کے ذریعہ گورنروں کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے عازم ڈھاکہ ہونگے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد ...

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۰ء

اسلام اور جبر

مخالفین اسلام نے اسلام کے خلاف جو سب سے مؤثر مگر غلط پروپیگنڈا کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے۔ مخالفین کا یہ پراپیگنڈا اتنا کامیاب ہوا ہے کہ اب اگر کوئی غیر مسلم ایسا بیان دیتا ہے جس سے اس کی نفی ہوتی ہے تو مسلمان اسکو غنیمت سمجھتے ہیں۔ یہ پراپیگنڈا دشمنان اسلام نے اتنے زور سے کیا ہے کہ درحقیقت اب سخت مشکل ہو گئی ہے کہ یورپین یا دیگر غیر مسلم اقوام کو اسلامی تعلیمات کے انتہائی روادارانہ اصولوں کا قائل کیا جا سکے۔ حالانکہ قرآن کریم کی سب سے پہلی آیات جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی تھیں ان میں ہی اسلام کے تبلیغی طریق کار کی طرف کھلا کھلا اشارہ کر دیا گیا تھا۔ اور بتا دیا گیا تھا۔ .... کہ اسلام ایک علمی دین ہوگا۔ دین کی تبلیغ کے لئے استدلال عقلی سب سے کاری ہتھیار ہوگا۔ ذیل میں ہم حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی گرانقدر تصنیف قتل مرتد اور اسلام میں سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں:۔

"جب ہم قرآن شریف پر نظر کرتے ہیں تو سب سے پہلی بات جو ہماری آنکھوں کے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف اسلام کو ایک سائنس اور فلسفہ کے رنگ میں پیش کرتا ہے سب سے پہلی وحی ہی کو دیکھو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں نازل ہوئی۔ قرآن شریف کی اُن پانچوں آیتوں کو پڑھو۔ جو سب سے اول بطور پیش خیمہ آسمان سے اتریں یہ پانچ آیتیں پانچ پھول ہیں جو اسلامی بہار کے آغاز میں کھلے۔ ان کو سونگھو اور دیکھو کہ ان سے کیسی خوشبو آتی ہے تا آپ کو معلوم ہو کہ اس موسم بہار میں کس رنگ کے پھول کھلنے والے تھے۔ یہ پانچ آیتیں اسلام کے باغ کا سب سے پہلا پھل ہیں ان کو چکھو اور ان سے اندازہ لگاؤ کہ اس باغ کے دوسرے پھل کس رنگ اور کس مزہ کے ہونے چاہئیں۔ وہ پانچ آیتیں وہ اسلام کا پہلا پیغام جو اہل دنیا کے نام آسمان سے نازل ہُوا یہ ہے۔

"اقرا باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا وربك الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم"

ان آیات سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ کیا یہی نہیں۔ کہ اب ایک ایسا دین اترنا شروع ہوا ہے کہ جو ایک علم کے رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اس کی اشاعت قلم کے ذریعہ یعنے دلائل اور براہین کے ذریعہ ہوگی۔ نہ جبر واکراہ کے ذریعہ۔ قرآن شریف کے سوا اور کونسی کتاب ہے جس کے جھنڈے پر قلم کا نشان ہے؟ اور اسلام کے سوا اور کونسا دین ہے۔ جس نے علم کو Motto اور مقصود قرار دیا ہے۔ تمام دنیا کے مذاہب میں سے یہ امتیازی نشان صرف اسلام نے اپنے لئے انتخاب کیا ہے۔ پس کیا یہ ظلم نہیں کہ ایسے دین کی نسبت جو قلم کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہُوا اور جس نے اپنے پیغام کو علم کے لفظ سے تعبیر کیا۔ یہ کہا جائے کہ اس نے اپنی اشاعت کے لئے اپنے پیروؤں کو حکم دیا کہ وہ تلوار کے زور سے لوگوں کو اپنے دین میں داخل کریں اور جو داخل ہو کر نکلنا چاہے اس کا سر قلم کر دیں۔

اپنی تلوار کی دھار پر گھمنڈ کرنے والو! ممکن ہے کہ قلم اور دوات تمہاری نظر میں بہت حقیر اور ذلیل ہوں۔ مگر خدا ان کو عزت دیتا ہے اور ان کے نام پر اپنی پاک کتاب میں قسم کھاتا ہے۔ قرآن شریف میں اس سورہ شریفہ کو تلاش کرو! جس کا نام سورۃ القلم رکھا گیا ہے اور دیکھو وہ کن مبارک الفاظ کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ن۔ والقلم وما یسطرون

پس جس کو تم حقیر سمجھتے ہو۔ خدا تعالےٰ اس کو عزت دیتا ہے۔ اور اس کے نام پر قسم کھاتا ہے اگر اسلام ایک جنگی مذہب تھا۔ تو چاہیئے تھا کہ سیف و سنان کی قسم کھاتا نہ کہ ن۔ والقلم وما یسطرون کی۔ کیا تمہیں کہیں نظر آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تلوار اور نیزے اور بندوق کی بھی قسم کھائی ہے۔ قلم تو یہ فخر کر سکتا ہے کہ قرآن شریف کی ایک سورہ کریمہ اسکے نام سے موسوم ہے۔ مگر کیا تلوار یا نیزہ کو بھی یہ عزت دی گئی ہے؟

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ تمام قرآن مجید اس پہلی وحی الہٰی کے رنگ میں رنگین ہے جو قلم کے نشان کے ساتھ علم کا جھنڈا ہاتھ میں لئے ہوئے دنیا پر نازل ہوئی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے اپنی ہر ایک بات کو علم کے پیرایہ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ صرف یہی نہیں کہتی کہ ایک خدا پر ایمان لاؤ بلکہ خدا کی ہستی کے زبردست دلائل بھی ساتھ ہی پیش کرتی ہے۔ وہ صرف ہمیں یہ نہیں بتاتی کہ خدا کی ذات فلاں فلاں صفات سے متصف ہے بلکہ ان صفات کے مظاہر بھی ہمارے سامنے رکھ دیتی ہے تا ہمیں ان صفات کے متعلق یقین حاصل ہو۔ وہ صرف یہی نہیں کہتی کہ الہام اور وحی کا نزول دنیا کی ہدایت کے لئے ضروری ہے بلکہ بدلائل اس دعویٰ کو ثابت کرتی ہے۔ وہ صرف اتنا ہی نہیں کہتی کہ خدا کے رسولوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ۔ بلکہ وہ ہمیں وہ معیار بھی بتلاتی ہے جن کے ذریعہ ہم سچے اور جھوٹے مدعیوں میں امتیاز کر سکیں۔ وہ صرف ہمیں یہی نہیں سکھاتی کہ اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے جو جزاء و سزا کی زندگی ہے بلکہ وہ اس کا ثبوت بھی پیش کرتی ہے۔ غرض جو امور ایمانیات کے متعلق ہیں وہ ان کے متعلق ہم سے اس امر کا مطالبہ نہیں کرتی کہ ہم ان کو اندھا دھند مان لیں۔ بلکہ پہلے دلائل کے ساتھ ان کی حقیقت کا یقین ہمارے دلوں پر بٹھاتی ہے۔ اس کے بعد ان پر ایمان لانے کا حکم دیتی ہے"۔ (قتل مرتد اور اسلام صفحہ ۸)

اس طویل اقتباس سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام کیسا دین ہے۔ یہ دین جو اللہ تعالےٰ نے دیا ہے اور جس کا طریق کار اللہ تعالےٰ نے اپنی وحی میں ہی واضح کر دیا ہے ایسے دین کے متعلق دنیا میں یہ غلط فہمی پیدا ہو جانا کہ وہ تلوار سے پھیلا ہے ستم ظریفی نہیں تو اور کیا ہے۔ ذیل میں صدق جدید لکھنؤ کا ایک نوٹ ملاحظہ ہو۔

اسلامی جہاد

ایوری مینس انسائیکلوپیڈیا Everymans Encyclopedia کے نئے ایڈیشن میں ہے:

"یہ عوامی خیال کہ اسلامی فوجوں کے ایک ہاتھ میں تلوار تھی اور دوسرے میں قرآن سراسر غلط ہے"۔ (جلد ۷ صفحہ ۱۸۸)

لیکن خود یہ خیال جسے عوامی کہہ لیجئے یا خواصی کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے، قائم کس کا کیا ہُوا تھا؟ خود آپ ہی کے مورخوں اور پیشروؤں نے تو یہ خیال پھیلایا تھا۔ اور غنیمت ہے کہ اب صدیوں کے بعد کہیں ۱۹۵۸ء میں جا کر آپ کو اس غلط فہمی کے ازالہ کا خیال پیدا ہُوا۔ ورنہ خود اسی انسائیکلوپیڈیا کے پرانے ایڈیشنوں کو دیکھا جائے تو عجب نہیں کہ وہی "عوامی خیال" پوری طرح قائم ملے۔ اصلاح صدیوں کے بعد ہوئی۔ بہر حال ہوئی تو اور یہی بہت غنیمت ہے۔

(صدق جدید لکھنؤ ۸ جولائی ۱۹۶۰ء)

اس نوٹ میں اسلام کے متعلق "تلوار" کے الزام کو ہوا دینے والا یورپینوں کو ٹھہرایا گیا ہے جنہوں نے اب متذکرہ بالا انسائیکلوپیڈیا لکھ کر اعتراف کیا ہے کہ یہ الزام غلط ہے کہ "اسلامی فوجوں کے ایک ہاتھ میں تلوار ہوتی تھی اور ایک ہاتھ میں قرآن کریم۔ یہ ٹھیک ہے جیسا کہ صدق جدید نے کہا ہے انہی لوگوں نے یہ خیال قائم کیا تھا دیکھنا یہ ہے کہ ان لوگوں کو یہ خیال قائم کرنے کی کیسے جرأت ہوئی۔ از منہ وسطیٰ میں اسلام اور یورپ کے درمیان جو تصادم ہوا۔ کیا سپین میں اور کیا شام اور مصر میں ان سے یورپین اقوام میں یہ غلط فہمی پھیلنا قدرتی امر تھا۔ اور یہ بھی سمجھ میں آنا مشکل نہیں ہے کہ مغربی اقوام مسلمانوں کا اثر توڑنے کے لئے دیدہ دانستہ اس غلط فہمی کو تقویت دینا مناسب سمجھتے رہے ہیں اور آج بھی سمجھ رہے ہیں۔ (باقی صفحہ پر)

ایک عزیز کے دو سوالوں کا جواب

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی لمبی بیماری میں کیا حکمت ہے؟

(۲) حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے بعض بچوں نے کیوں ٹھوکر کھائی ہے؟

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

عزیزم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی نے قادیان سے دو سوال لکھ کر بھجوائے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان سوالوں کا جواب اخبار میں شائع کیا جائے۔ میری طبیعت آجکل اچھی نہیں رہتی مگر ایک تو مولوی برکات احمد صاحب کے اخلاص و محبت کے احترام میں اور دوسرے دیگر دوستوں کے فائدہ کے خیال سے ذیل کا مختصر سا جواب الفضل میں بھجوا رہا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزم مکرم مولوی برکات احمد صاحب قادیان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کا خط نمبری ۲۶۶ / ۹/۷/۶۰ موصول ہوا آپ نے جو دو سوالات اپنے خط میں لکھے ہیں وہ دراصل آپ کے جذبۂ محبت کی وجہ سے آپ کے دل میں طبعاً پیدا ہوئے ہیں ورنہ اگر آپ سوچتے تو عقلاً ان کا جواب آسانی سے سمجھ آسکتا تھا۔ بہرحال آپ کی خواہش کے احترام میں مختصر طور پر لکھتا ہوں:۔

(۱) آپ کا پہلا سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی لمبی بیماری سے تعلق رکھتا ہے جس کی وجہ سے حضور فی الحال اس رنگ میں جماعت کی نگرانی اور ہدایت نہیں فرما سکتے جیسا کہ صحت کی حالت میں فرماتے تھے اور آپ لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق تو خدا کی فلاں فلاں بشارات تھیں وغیرہ وغیرہ۔

سو اس کے متعلق اوّل تو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالےٰ کے پیدا کردہ جسمانی نظام کے ماتحت بیماری ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور کوئی شخص بھی اس سے مستثنیٰ نہیں حتیٰ کہ قرآن مجید نے بعض نبیوں کی بیماریوں اور جسمانی کمزوریوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ باقی رہا بشارات کا تعلق سو وہ خدا کے فضل سے پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں اور جس غیر معمولی رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں جماعت نے ترقی کی ہے اور دنیا کے چار اکناف میں اسلام پھیل رہا اور ترقی کر رہا ہے وہ ظاہر و عیاں ہے

مگر اصولی طور پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام کامل توحید کا مذہب ہے اور اسلام کا خدا مختلف صورتوں میں مومنوں کو توحید کا سبق دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو کائنات عالم کا مرکزی نقطہ تھے فوت ہوئے اور آپ کا وہ مقام تھا کہ آپ کو خدائے عرش نے مخاطب کرکے فرمایا کہ **لولاک لما خلقت الافلاک** اور آپ کی وفات بھی بظاہر بے وقت سمجھی گئی حتیٰ کہ حضرت عمرؓ جیسے عظیم الشان انسان کو بھی عارضی طور پر لغزش آگئی اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے جو بلا ریب **افضل الصحابہ** تھے یہ فولادی نوعیت کے الفاظ فرمائے کہ الا من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حیٌّ لا یموت "یعنی جو شخص محمد صلعم کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد صلعم تو فوت ہوگئے ہیں مگر جو شخص خدا کا پرستار ہے وہ تسلی رکھے کہ خدا زندہ ہے اور اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔"

اسی طرح جب حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ لوگوں میں حضرت خالد کی غیر معمولی فتوحات کی وجہ سے ایک گونہ مخفی شرک کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں تو آپ نے حضرت خالد کو فوراً معزول کر کے مسلمانوں کو سچی توحید کا سبق دیا۔ پس مکرم مولوی صاحب۔ آپ کے لئے بھی ان واقعات میں ایک عبرت ہے اور خدا چاہتا ہے کہ آپ **کامل توحید** کے دامن کو مضبوطی سے پکڑیں۔ یہ بات میں نے صرف اصولی رنگ میں لکھی ہے ورنہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بلند مقام کو خوب پہچانتا ہوں اور یہ بات تو ہم سب جانتے ہیں کہ حضور خدا کے فضل سے زندہ سلامت ہیں اور جماعت کے لئے دعائیں فرما رہے ہیں اور کبھی کبھی اپنی ہدایات سے بھی نوازتے ہیں۔ اور جماعت بھی شب و روز حضور کے لئے دعائیں کر رہی ہے۔ اور ہم سب امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت دیکر پھر پہلے کی طرح **فعّال زندگی** عطا کرے گا۔ اور اگر حضور کے متعلق کوئی وعدہ ابھی تک پورا ہونیوالا باقی ہے۔ تو وہ بھی انشاء اللہ ضرور پورا ہوگا۔ اور بہرحال **اسلام اور احمدیت** کا قدم درجہ بدرجہ ترقی اور بلندی کی طرف اٹھتا چلا جائے گا تاوقتیکہ دائمی اور عالمگیر غلبہ کا دن آجائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام اپنی **کامل شان میں** پورا ہو کہ:۔

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں بر منار بلند تر
محکم افتاد

(۲) آپ کا دوسرا سوال حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کے متعلق ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ سنتے آئے ہیں کہ کسی متقی اور صالح انسان کی اولاد کو خدا سات پشت تک بھوکا نہیں مرنے دیتا۔ سو بے شک یہ بات عام حالات میں درست ہے مگر آپ کو یہ کس نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی اولاد بھوکی مر رہی ہے؟ انہیں خدا کے فضل سے کافی رزق مل رہا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ رزق سے محروم نہیں ہونگے۔ باقی رہا ہدایت اور گمراہی کا معاملہ سو اس کو آپ کے موجودہ سوال سے کوئی تعلق نہیں۔ کیا حضرت نوحؑ کا بیٹا جو ہدایت سے محروم رہا ایک نبی کی اولاد نہیں تھا؟ اور کیا حضرت سلیمان کا بیٹا جسے خدا نے قرآن میں گوشت کے ایک لوتھڑے سے تشبیہ دی ہے نبی کی اولاد نہیں تھا؟ اور کیا ہمارا بھائی مرزا فضل احمد جو احمدیت سے محرومی کی حالت میں ہی فوت ہوگیا ایک مرسل من اللہ کی اولاد نہیں تھا؟ پس آپ ان دو مختلف باتوں کو خلط ملط کرکے پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ رزق کا معاملہ جداگانہ ہے اور ہدایت اور گمراہی کا معاملہ بالکل جداگانہ ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ جب خدا تعالےٰ صالح لوگوں کی اولاد کے لئے مادی رزق کا سامان مہیا کرتا ہے تو **روحانی رزق** کا سامان کیوں مہیا نہیں کرتا حالانکہ روحانی رزق زیادہ ضروری اور زیادہ افضل ہے؟ سو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خدا کے **مادی نظام اور روحانی نظام** کے باریک فرق کو گہری نظر سے مطالعہ نہیں کیا۔ مادی رزق تو خدا کے خالق ہونے کی صفت سے تعلق رکھتا ہے جو سب مخلوق کے لئے عام ہے اور نیک و بد سب اس میں حصہ دار ہیں۔ مگر روحانی رزق کیلئے **خدا کی یہ سنت** ہے کہ بندوں کی ہدایت کا سامان تو وہ ضرور سب کے لئے یکساں مہیا کرتا ہے۔ مگر جبر سے کام لے کر انہیں زبردستی ہدایت کی طرف کھینچ کر نہیں لاتا تاکہ نیک و بد میں تمیز قائم رہے اور جزا **سزا** کا استحقاق واضح ہو جائے۔ اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کے ذکر میں خدا تعالےٰ نے صراحت فرمائی ہے کہ **دنیا کا رزق** تو ہم سب کو دیں گے۔ مگر دین کے رستے میں **مجرموں** کو سزا کے بغیر بھی نہیں چھوڑیں گے۔ (سورہ بقرہ ۱۲۵)

پھر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ابھی تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد زندہ ہے اور بعید نہیں کہ آگے چل کر خدا ان کو ہدایت دے دے۔ اور یہی ہماری دعا ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور ایک بیوی ہدایت کی حالت میں ہی فوت ہوکر مقبرہ بہشتی میں دفن ہو چکے ہیں۔ یہ فرق ظاہر ہے۔ اور آپ آسانی کے ساتھ اس معاملہ میں سوچ سکتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے اگر آپ چاہیں تو میرا یہ خط شائع کر سکتے ہیں۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد
۱۴ جولائی ۱۹۶۰ء

جنوبی افریقہ کے سرکردہ افریقن لیڈر لائبیریا میں

احمدیہ مشن لائبیریا کی طرف سے انہیں تبلیغ اسلام اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج لائبیریا مشن بتوسط وکالتِ تبشیر)

ماہ جون کے شروع میں جنوبی افریقہ کی افریقن نیشنل کانگرس اور دیگر سیاسی پارٹیوں کے چھ مقتدر اور چوٹی کے لیڈر ایک ہفتہ کے لئے لائبیریا آئے۔ اپنے دوران قیام میں انہوں نے پریزیڈنٹ آف لائبیریا ڈاکٹر ولیم ٹب مین اور ملک کے دیگر سیاسی لیڈروں اور حکومت کے وزراء وغیرہ سے ملاقات کر کے جنوبی افریقہ میں موجودہ صورت حالات کے بارے میں مشورے اور غور و خوض کیا۔ لائبیرین گورنمنٹ کی طرف سے ان کے اعزاز میں مختلف اجتماعات اور دعوتوں کے ذریعہ ان کی ہمت افزائی کی گئی۔

یہاں چھ سات دن ٹھہرنے کے بعد وہ آزاد افریقن ممالک کی ادیس آبابا میں ہونے والی کانفرنس میں شرکت کے لئے ادیس آبابا تشریف لے گئے۔ اس وفد کے ممبران میں سے صرف ایک لیڈر مسمی مسٹر محمد ہمزہ مسلمان تھے اور باقی سب عسائیت کے مختلف فرقوں سے تعلق رکھتے تھے اور تقریباً سب ہی جنوبی افریقہ کی تین بڑی مگر آج کل غیر قانونی قرار دی ہوئی سیاسی پارٹیوں کے لیڈر تھے۔

ان کے یہاں قیام کے دوران میں خاکسار نے ان سے مل کر رابطہ پیدا کیا اور جماعت احمدیہ اور اس کے اغراض و مقاصد سے انہیں آگاہ کیا۔ اور ان سے وقت مقرر کر کے منرویا کے سب سے بڑے ہوٹل "سٹی ہوٹل" میں جہاں کہ وہ قیام پذیر تھے۔ انہیں احمدیہ مشن کی طرف سے ایک خوش آمدید ایڈریس پیش کیا جو ان کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا چونکہ یہ تقریب ہوٹل کے سنٹرل ہال میں عمل میں آئی اس لئے ہماری یہ تبلیغی کارروائی بہت سے دیگر افریقنوں اور یورپین اور امریکن لوگوں نے بھی دلچسپی سے سنی جو کہ اس وقت اپنے طور پر ہال میں دوسری جگہوں پر بیٹھے تھے ایڈریس پیش کرنے کے بعد جملہ افریقن لیڈروں اور ان کے وفد کے دیگر ممبران کو لائف آف محمد انگریزی، اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر ضروری اسلامی لٹریچر اور ایڈریس کی ایک ایک کاپی پر مشتمل ایک خوبصورت طور پر پیک شدہ پیکٹ ہر ایک کو دستی طور پر پیش کیا گیا۔

ایڈریس کا جواب

آخر پر ان کے وفد کے لیڈر مسٹر ڈیوڈسن نے ہمارا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ گو وہ اسلام سے پہلے ہی وا قف ہیں کیونکہ ان کے ہزاروں ہم وطن مسلمان ہیں لیکن اسلامی مساوات و رواداری کے بارے میں جس تعلیم اور تاریخی واقعات کا اس وقت آپ نے اپنے ایڈریس میں ذکر کیا ہے وہ ان کے لئے یقیناً نئے اور خوشکن ہیں اور اس سلسلہ میں ان کی معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ نیز انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ضرور ایڈریس میں بیان کردہ اسلامی تعلیم پر سنجیدگی اور گہری نظر سے غور کریں گے اور جو تحائف انہیں کتب کی صورت میں پیش کئے گئے ہیں ان کا بھی وہ ضرور مطالعہ کریں گے۔

ایڈریس کا خلاصہ

چونکہ انہوں نے اسی دن جلد آگے ادیس ابابا روانہ ہونا تھا اس لئے یہ کارروائی نہایت مختصر وقت میں ختم ہوئی اور وہ سب اسلام اور احمدیت کے متعلق خدا کے فضل سے اچھا اثر لے کر گئے ایڈریس میں انہیں خوش آمدید کہنے کے علاوہ انہیں یقین دلایا گیا کہ جنوبی افریقہ کی یونین گورنمنٹ کی وہاں کی افریقن آبادی کے خلاف موجودہ جابرانہ کارروائیوں اور غیر منصفانہ پالیسی سے ہم سب مسلمان بلکہ ہر وہ شخص جس کے دل میں ذرہ بھر بھی انصاف و دیانت اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا جذبہ باقی ہے یقیناً بیزار ہے اور اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور انسانی ہمدردی و اخوت و محبت کے پیش نظر ہم جنوبی افریقہ کے افریقن بھائیوں کی ہر ممکن امداد اور دلجوئی کرنا اپنا اخلاقی اور انسانی فرض سمجھتے ہیں۔ اور ہر وقت دست بدعا ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس مہم میں آپ کی مدد و نصرت فرمائے اور انسانی مساوات اور رواداری کے دشمنوں اور نسلی امتیازات کو اپنانے والوں کو ناکام و نامراد کرے اور وہ خود آپ سب کا ہادی و رہنما اور حامی و مددگار رہے اور آپ کے ملک میں فسادات اور جنگ و جدال اور سیاسی کشمکش کی بجائے جلد از جلد دائمی امن و سکون خیر و برکت صلح و آشتی اور مساوات اور انسانی برادری کا دور دورہ ہو۔

ایڈریس میں اسلام کے زرین اصولوں اور سنہری تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے انہیں بتایا گیا کہ دنیا میں انفرادی اور بین الاقوامی طور پر باہمی رواداری اخوت اور مساوات قائم رکھنے کے بارے میں اسلام کی تعلیم نہ صرف نہایت اعلیٰ و برتر ہے بلکہ اس صفحۂ ہستی سے رنگ، ذات پات اور نسلی امتیازات کے موجودہ جھگڑوں کا مکمل خاتمہ کرنے کا واحد علاج ہے اور اسباد ے نہیں اسلام ہی کے سنہری اصولوں پر عمل کرنے کی برکت ہے کہ اسلامی دنیا میں گذشتہ چودہ صدیوں میں کبھی بھی اس قسم کے مسائل یا جھگڑوں نے کسی مسلم سوسائٹی قوم یا ملک میں جنم نہیں لیا۔ نیز تاریخ اسلام سے مثالیں دے کر واضح کیا گیا کہ اسلام کی تعلیم اور روحانی قوت نے کس شاندار طریق سے جبراً نہیں بلکہ اپنی روحانی طاقت اور جاذبیت کے ذریعہ طوعاً آقا و غلام بادشاہ و رعایا امیر و غریب غرضیکہ سب طبقوں میں باہمی اخوت و محبت اور مساوات کا عملی جذبہ پیدا کر کے سب کو ایک برابر اور ایک صف میں کھڑا کر دیا بلکہ مسلمانوں کے آزاد کردہ غلاموں تک کو بھی اسلامی سوسائٹی میں نہ صرف معزز ترین بلکہ چوٹی کے عہدوں پر فائز ہونے کے مواقع بہم پہنچائے۔

اس کے بعد انہیں اسلام کی تعلیم کو اپنانے اور حلقہ بگوش اسلام ہونے کی دعوت دی اور واضح کیا کہ اسلام قبول کرنے سے ان کے درمیان نسلی امتیازات اور رنگ و قومیت کے جھگڑوں اور مصائب کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ نسلی امتیازات کی بیخ کنی جس اعلیٰ و اکمل طریق سے اسلام نے کی ہے اور کوئی مذہب نہیں کر سکا۔ بلکہ دیگر مذاہب تو بجائے بیخ کنی کرنے کے اسے اپناتے اور پروان چڑھاتے ہیں اور انسانی سوسائٹی کے لئے ضروری خیال کرتے ہیں۔ مثلاً یہودیت اور عیسائیت کی مقدس کتابیں قومی اور نسلی امتیازات کی پوری پوری تائید و حمایت کرتی ہیں اور اسی لئے یونین گورنمنٹ کے ایک سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مالان نے کہا تھا کہ "جنوبی افریقہ میں نسلی امتیازات کو قائم رکھنا عیسائی تہذیب و تمدن کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہے کیونکہ ان کی بائیبل دنیا کے لوگوں کو دو اعلیٰ اور ادنیٰ طبقوں یعنی یہودیوں اور غیر قوموں میں تقسیم کرتی ہے"۔

اس تقریب کے آخر پر ان کی ادیس آبابا میں ہونے والی افریقن کانفرنس کی کامیابی اور جنوبی افریقہ میں امن و سلامتی اور ترقی کے لئے دعا کی گئی۔

الاخبار والآراء

- نمایاں فرق
- اسلام اور قرآن کی آڑ میں
- بابر کی وصیت
- ایک معاشرتی خرابی
- مذہب کے خلاف ناروا ظلم

نمایاں فرق

افریقہ کی نئی آزاد مملکت "کانگو" میں آجکل جو حالات رونما ہیں ان پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک ہفت روزہ معاصر نے لکھا ہے:-

"...... لیکن ملوکیت اور ملوکیت میں فرق ہوتا ہے۔ یورپ میں صنعتی انقلاب نے جن ملوکیتوں کو جنم دیا ان میں برطانوی ملوکیت اپنے اثرات اور نتائج کے لحاظ سے کم از کم نقصان دہ شمار کی جاسکتی ہے۔ اس کا تازہ ترین ثبوت ان حالات میں منعکس ہے جو آج برِاعظم افریقہ کے نئے آزاد ممالک خصوصاً گھانا اور کانگو میں رونما ہو رہے ہیں۔ انگریزی امپیریلزم جہاں محکوم قوموں کا خون چوستی ہے۔ وہاں اپنے زیرِ نگیں ممالک میں یونیورسٹیاں بھی قائم کرتی ہے۔ لوگوں کو کاروبارِ حکومت میں شامل کرنے کے خیال سے انہیں ٹریننگ دیتی ہے لیکن فرانسیسی اور بلجیم برانڈ کی ملوکیتیں نہ صرف اپنے زیرِ نگیں عوام کا خون نچوڑتی ہیں بلکہ انہیں غیر مہذب اور جاہل، پسماندہ اور بےکس رکھنے پر بھی اصرار کرتی ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جب انگریزوں نے گھانا سے اپنے ملوکیتی جھنڈے سر کئے تو انتقال اقتدار کا تمام کام بغیر کسی قسم کی خرابی کے انجام پذیر ہوا۔ انگریزوں نے اپنے دورِ حکومت میں نہ صرف لوگوں کو دفتری کاروبار چلانے کے لئے ٹرین کر دیا تھا۔ بلکہ عوامی لیڈروں کو سیاسی تربیت حاصل کرنے کے مواقع بھی بہم پہنچا رکھے تھے۔ چنانچہ جس طرح ہندوستان اور پاکستان میں انتقال اختیارات کے بعد زمام حکومت عوام کے نمائندوں نے سنبھال لی تھی۔ اسی طرح گھانا میں ڈاکٹر انکرومہ اور ان کی پارٹی نے کسی خون خرابے کے بغیر کاروبارِ حکومت کو سنبھال لیا۔

لیکن اس کے برعکس چونکہ بلجیم کے شاہی خاندان نے کانگو میں لوگوں کو اپنے بوٹ تلے کرش کئے رکھا اور عوام کو ابھرنے کا موقع نہ دیا اس لئے جب حالات کی مجبوریوں کے ماتحت بلجیم نے کانگو سے اپنے سیاہ جھنڈے سر کئے تو اس خلا کو پورا کرنے کے لئے ملک میں کوئی تربیت یافتہ جماعت عوام، اور سرکاری ملازم نہ تھے۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جو ہونا چاہیئے تھا یعنی یہ کہ ملک خون خرابے اور افراتفری کے بھنور میں پھنس گیا۔ کانگو کے ایک صوبے نے علیحدگی اختیار کر لی۔ باقی ملک ابھی تک اندرونی مصائب کی دلدل میں گردن تک دھنس چکا ہے۔" (ہفت روزہ "اقدام" ۱۷ر جولائی ۱۹۶۰ء)

اسلام اور قرآن کی آڑ میں

ایک ہفت روزہ معاصر "تبلیغ یا تجارت" کے زیر عنوان رقمطراز ہے:-

"مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کے رفقاء چوہدری غلام احمد پرویز اور ان کا ادارہ قرآن اور اسلام کے نام پر بہت سی کتابیں تالیف کر رہا ہے۔ مرحوم جماعتِ اسلامی اپنے آپ کو داعیٔ اسلام کہتی رہی ہے۔ ادھر پرویز صاحب بھی "طلوعِ اسلام" کے بہت بڑے پرچارک ہیں۔ لیکن حیرت یہ ہے کہ دونوں طرف سے جو کتابیں شائع ہوتی ہیں ان کی قیمتیں اتنی گراں ہیں اور ان میں پبلشر اور مصنف کا نفع اتنا زیادہ ہے کہ تبلیغ و دعوت کی بجائے سارا کاروبارِ قلم و قرطاس تجارتی اشیاء و اجناس ہو کر رہ گیا ہے۔ مثلاً مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی "تفہیم القرآن" اور چوہدری غلام احمد پرویز کی "لغات القرآن" کی قیمت اتنی زیادہ ہے کہ فی کتاب صریحاً دوسو فی صد سے زائد نفع بنتا ہے۔ اس کے برعکس تبلیغ و دعوت کے نصرانی اداروں کا یہ عالم ہے کہ وہ مقابلتہً عمدہ کاغذ، نفیس طباعت اور دگنی ضخامت کی اتنی معمولی قیمت رکھتے ہیں کہ کتاب کی قیمت اور چہرہ ہی خریدار پیدا کرتا اور لوگوں کے اذہان پر اپنے اثرات چھوڑتا ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و فقیہان عظام بیچ اس مسئلہ کے، قرآن و اسلام کی آڑ میں معیشت و تجارت کی یہ اشکال شرعاً صحیح ہیں۔ یا ناجائز؟" (ہفت روزہ چٹان ۱۸ر جولائی ۱۹۶۰ء)

بابر کی وصیت

علامہ نیاز فتحپوری نے اپنے ایک حالیہ مضمون میں شہنشاہ بابر کی ایک اہم وصیت کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

"مغلیہ دور کا آغاز بابر کے وقت سے ہوتا ہے جب ابراہیم لودی کے بعد دہلی میں بابر کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اس لئے سب سے پہلے بابر ہی کو دیکھئے کہ اس نے ہندوؤں کے جذبات کا کتنا لحاظ کیا۔ اس نے مرتے وقت جو وصیت اپنے بیٹے ہمایوں کو کی اس کے الفاظ ملاحظہ کیجئے:-

۱۔ مذہبی تعصب سے ہمیشہ پرہیز کرو اور بلاتفریق قوم و مذہب صرف انصاف پر نگاہ رکھو

۲۔ گائے کی قربانی سے باز آؤ تاکہ ہندوؤں کے دل آزردہ نہ ہوں

۳۔ کسی پرستش گاہ کو منہدم نہ کرو۔

۴۔ شیعہ سنی جھگڑے میں کبھی نہ پڑو۔

۵۔ اپنی رعایا کے عادات و مراسم کا لحاظ رکھو

(یہ وصیت نامہ بھوپال کے کتب خانے میں موجود ہے)"

(بحوالہ ہفت روزہ "اقدام" لاہور ۱۷ر جولائی ۱۹۶۰ء)

ایک معاشرتی خرابی

ایک ہفت روزہ معاصر کے ادارتی کالموں سے مقتبس:-

"اخبارات میں اکثر یہ خبر آتی جاتی ہے کہ فلاں شہر میں سگرٹوں کا قحط ہو گیا ہے۔ اس پر اخبارات بھی اس بےتابی سے لکھتے ہیں گویا سگرٹ نوشی فرائض اسلام میں داخل ہے یا اسے حیاتین کا درجہ حاصل ہے یا پھر سگرٹوں کا قحط ضروریات زندگی سے محرومی کے برابر ہے۔

ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ سگریٹ ملتا ہے یا نہیں اور قحط کے اسباب کیا ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پچھلے بیس پچیس برس میں سگرٹ نوشی پوری قوم کا مزاج بن گئی۔ پہلے جوان مرد اپنے بوڑھوں کے سامنے سگرٹ پیتے ہوئے شرماتے تھے۔ اور سگرٹ پینے والوں کا تناسب حقیر تھا۔ اب یہ حالت ہے کہ پینے والے الشاذ کالمعدوم نہیں ہیں اور پینے والوں میں آٹھ سال کے بچوں سے لے کر جوان لڑکیاں تک داخل ہیں۔

گورنر مغربی پاکستان نے حال ہی میں احکامات صادر کئے ہیں کہ فلاں فلاں منصب کے لوگ نابالغ بچوں کو سگرٹ پیتا دیکھیں تو وہ ان کے ہاتھ سے سگرٹ چھین کر پھینک سکتے ہیں یہ بڑی مبارک اور مستحسن بات ہے اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ سگرٹ نوشی کے مرض کو روکنے کی سخت ضرورت ہے" (ہفت روزہ چٹان ۱۸ر جولائی ۱۹۶۰ء)

مذہب کے خلاف ناروا ظلم

جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم (سیٹو) نے "مذہب کے متعلق اشتراکی رویہ" کے زیر عنوان ایک پمفلٹ شائع کیا ہے۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے افراد کے بارے میں اشتراکی رویہ خواہ کچھ ہی ہو یہ واقعہ ہے کہ بحیثیت مجموعی مذہب اور اشتراکیت ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔

پمفلٹ میں اشتراکی پالیسی کا عمیق تجزیہ کر کے اسلام، عیسائیت اور بدھ مت سے اس کی شدید دشمنی کو نمایاں کر کے دکھایا گیا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں بعض تصاویر بھی پیش کی گئی ہیں۔ اس پمفلٹ کے مطالعہ سے اشتراکیوں کے اس جھوٹ کی بھی قلعی کھل جاتی ہے۔ کہ اشتراکی ملکوں میں مذہبی عبادات کی آزادی ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ یہ نام نہاد آزادی بےمعنی ہو کر رہ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ ساتھ زبردست پراپیگنڈے کے ذریعے مذہبی عقائد کو کمزور کرنے اور لوگوں کو ان سے متنفر کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی۔ اس پر مستزاد یہ کہ مذہبی عقائد کے پراپیگنڈے کو کسی حال میں بھی برداشت نہیں کیا جاتا۔

پمفلٹ میں چین، سوویٹ روس اور وسطی ایشیائی سوویٹ جمہوریتوں میں مذہبی تنظیموں سے اشتراکی عداوت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے واقعات اور اعداد و شمار کے ذریعے ثابت کیا گیا ہے کہ بودھوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کو یکساں طور پر ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ چنانچہ دلائی لامہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ گذشتہ ۱۹۵۸ء تک ۱۰۰۰ سے زائد بودھ خانقاہوں کو تباہ اَن گنت لاماؤں اور مہنتوں کو تہ تیغ کیا گیا اور اس طرح مذہب کی بیخ کنی کی کوشش کی گئی۔ ایک کیتھولک ذریعہ سے حاصل شدہ اطلاعات کے بموجب ۱۹۴۹ء سے (جب اشتراکیوں نے چین میں اقتدار حاصل کیا تھا) دسمبر ۱۹۵۸ء تک ۷۰ پادریوں کو چین سے نکالا اور ۱۹ کو قید کیا گیا۔ غیر ملکی مبلغ پادریوں میں سے ۲۶۴۵ ملک سے نکالے گئے اور ۹۸ قید کئے گئے۔ اسی طرح چھ چینی لاٹ پادری اور ۲۰۰ سے زیادہ پادری اور مذہبی پیروکار چینی قید خانوں میں مر چکے ہیں۔

اسلام کے خلاف اشتراکی مہم کے متعلق پمفلٹ میں لکھا ہے کہ وسطی ایشیائی سوویٹ جمہوریتوں اور چین کے بعض علاقوں میں اسلام کے خلاف مہم زور شور سے جاری ہے۔ خانقاہوں اور مساجد کو عجائب گھروں میں منتقل کیا جا رہا ہے پمفلٹ ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے:-

"ایک کمیونسٹ کے نزدیک کمیونسٹ پارٹی کے سوا اور کوئی ادارہ نہ قابل احترام ہے اور نہ اسے کسی لحاظ سے بھی اعلیٰ تر اور بالاتر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اشتراکی پارٹی مذہب سے بنیادی طور پر خلاف ہے"

قربانی کی اہمیت

عزیز سے عزیز چیز کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے تیار رہو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"...... نص صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پ۴) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا"

مومن خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہر قربانی کے میدان میں آگے بڑھنے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے کام کو وسعت دینے کے لئے جن دوستوں نے تحریک جدید کے وعدے کر کے ابھی تک پورے نہیں کئے وہ کوشش کر کے ۳۱ جولائی ۱۹۶۱ء سے قبل ادا کر کے سال رواں کے سابقون کے دفتر ثانی میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

چندہ تحریک وقف جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک ضروری ہدایت

"جو وعدے "وقف جدید" کی امداد کے لئے آرہے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ شاید چھ روپے سالانہ چندہ کی انتہائی حد ہے مگر یہ غلط ہے۔ اتنی بڑی سکیم کو چلانے کے لئے لاکھوں روپے کی ضرورت ہو گی مگر وہ تو آہستہ آہستہ ہوگا۔ سردست قدم بہ قدم چلا جائے گا جیسے کہ تحریک جدید کا کام قدم بہ قدم چلا ہے۔ لیکن دوستوں کی اطلاع کے لئے میں شائع کرتا ہوں جس کی توفیق بارہ روپے سالانہ کی ہو وہ بارہ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ جس کی توفیق پچاس روپے سالانہ کی ہو وہ پچاس روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سے سو گنے زیادہ ہے۔ پس جن کو توفیق تھی وہ بارہ روپے لگوا سکتے تھے سو لکھوا سکتے تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار سے بھی زیادہ دوں۔ پہلی تحریک کے وقت میں بھی میں نے چندہ یکدم نہیں بڑھایا تھا۔ پہلے سال میں نے تین سو دیا تھا۔ اس سال گیارہ ہزار لکھوایا ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ چوبیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔"

ولادت مؤرخہ ۲۵؍ جون ۱۹۶۱ء کو اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر دے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم شاد چہور چک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

درخواستہائے دعا

میری اہلیہ کو چند یوم سے شدید درد (قرحہ معدہ) کا دورہ ہو جاتا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(ماسٹر محمد مولاداد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ چہور چک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ کا

شاندار وقار عمل

مؤرخہ ۱۵؍۶ کو جماعت احمدیہ چہور چک نمبر ۱۱۷ کے انصار خدام اور اطفال نے ایک وقار عمل کر کے اپنے گاؤں سے سانگلہ ہل جانے والا تقریباً ایک میل لمبا راستہ درست کیا۔ وقار عمل سے ایک دن قبل اس کا باقاعدہ اعلان کیا گیا۔ مؤرخہ ۱۵؍۶ کی صبح کو بوڑھے اور بچے اور نوجوان سب نے مل کر کسیاں اور ٹوکریاں لے کر میدان میں پہنچ گئے۔ بعض غیر احمدی نوجوان اور معززین بھی اس میں شریک ہوئے اور سب نے مل کر اتحاد اور یکجہتی کا عملی ثبوت پیش کیا۔ اور محض خلق خدا کی ہمدردی کے پیش نظر اس خراب رستے کو درست کیا۔ یہ وقار عمل ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چہور چک نمبر ۱۱۷ کی تحریک پر کیا گیا۔ اور ان کے مجوزہ پروگرام کے ماتحت ڈاکٹر غلام محمد صاحب قائد انصار کی جنرل نگرانی میں سرانجام ہوا۔ صبح ۷ ½ بجے سے ایک بجے دوپہر تک متواتر ۵ ½ گھنٹے دھوپ اور گرمی میں نوجوانوں نے محنت شاقہ کر کے قربانی اور ایثار کا نمونہ دکھایا فجزاھم اللہ تعالیٰ اتنا زیادہ کام یہاں پہلے کسی وقار عمل میں نہیں ہوا۔ اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ بہت بڑا کام تھا۔ ایک بجے دعا کی گئی اور کام کا اختتام کیا گیا۔ (محمد ابراہیم شاد)

ایک ضروری اپیل

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔ کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں۔ اور قرآن کے فضائل اور اسلام کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ ایک طرح سے یہ رسالہ اس غرض و غایت کو پورا کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ایڈیشن کے جاری کرنے میں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور خدا کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کم ہے پس مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہئے تا اس رسالہ کی غرض و غایت بصورت احسن پوری ہو اور اسلام کا آفتاب عالمتاب اپنی پوری شان کے ساتھ ساری دنیا کو اپنے نور سے منور کر دے۔"

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۷؍۵۹

نوٹ: رسالہ کا سالانہ چندہ پاکستان و بھارت کیلئے پانچ روپے اور دیگر ممالک کے لئے دس شلنگ۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

قابل توجہ اطفال احمدیہ

نصاب امتحان مقابلہ وظائف برائے اطفال احمدیہ عمر ۹ تا ۱۴

(۱) پارہ اول کے کسی ایک رکوع کی قرأت
(۲) نبراس المومنین و چالیس جواہر پارے
(۳) نام و سرسری معلومات خلفاء راشدین دور اول و دوم۔
(۴) احمدیت کے عقائد و مسائل
(۵) سلسلہ احمدیہ کے متعلق تاریخی معلومات
(۶) بیرونی مشنوں کے متعلق موٹی موٹی معلومات
(۷) پاکستان کے متعلق تاریخی و جغرافیائی معلومات۔
(۸) جماعتی ادارہ جات کے متعلق معلومات

نوٹ:- یہ وظائف انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ہیں جو اول و دوم آنے والوں کو بصورت پوری یا نصف معافی فیس سال تمام دئیے جائیں گے۔ امتحان بتقریب اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہوگا۔

(قائد تعلیم انصار اللہ۔ ربوہ)

(۲) خاکسار قریباً دو ماہ سے بیمار ہے۔ بزرگان و احباب جماعت سے کامل شفا اور صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالغفور شاہد از محمد آباد۔ ضلع تھرپارکر)

بنیادی جمہوریتوں کے لئے ایک کروڑ پینتیس لاکھ روپے کی گرانٹ

ہر ترقیاتی سکیم کے لئے پچاس فیصد روپیہ مقامی باشندے مہیا کریں گے

لاہور ۲۲ جولائی۔ حکومت مغربی پاکستان نے مختلف سطحوں کی بنیادی جمہوریتوں کو ۶۱-۱۹۶۰ء کے دوران اپنے ترقیاتی، متفرق اور فوری ضرورتیں پوری کرنے کے اخراجات کے لئے ایک کروڑ پینتیس لاکھ روپے کی رقم بطور امداد دینا منظور کیا ہے۔

اس میں سے پچھتر لاکھ روپے ڈویژنل کمشنروں کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ اسے یونین کونسلوں سے چیرمینوں کے الاؤنس کلرک و سیکرٹری کی تنخواہ، فرنیچر، سٹیشنری اور دیگر فوری اخراجات پورے کرنے کے لئے صرف کر سکیں سب سے زیادہ رقم کمشنر ملتان ڈویژن کے لئے مختص کی گئی ہے۔ جنہیں اٹھارہ لاکھ دس ہزار روپے ملے ہیں ان کے بعد کمشنر لاہور ڈویژن کا نمبر آتا ہے۔ جنہیں گیارہ لاکھ ستاون ہزار پانچ سو روپے دیئے گئے ہیں راولپنڈی بہاولپور۔ پشاور، حیدرآباد اور خیرپور ڈویژنوں کے کمشنروں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور قلات کے ایڈیشنل کمشنروں اور کوئٹہ کے کمشنر کے لئے علی الترتیب ۱,۱۵,۰۰۰ روپے، ۸۵,۰۰۰ روپے، ۸۵,۰۰۰ روپے، ۶۰,۲۰۰ روپے، ۱,۶۲,۵۰۰ روپے، ۴۷,۵۰۰ روپے، ۱,۸۵,۰۰۰ روپے اور ۵۷,۰۰۰ روپے مخصوص کئے گئے ہیں

صوبے میں کل تین ہزار پچپن یونین کونسلیں ہیں۔ ہر یونین کونسل کو الاؤنس وغیرہ کے لئے دو ہزار روپے اور مزید پانچ سو روپے فرنیچر خریدنے کے لئے ابتدائی اخراجات کے طور پر مہیا کئے جائیں گے۔ اسی طرح تحصیل کونسلوں کو (جن کی تعداد صوبے میں ایک سو تراسی ہے) متفرق اور فوری اخراجات کے لئے دس لاکھ روپے کی رقم دی جائے گی۔ اس رقم کی ڈویژن وار تقسیم اس طرح پر ہے۔

حیدرآباد ۱,۶۵,۰۰۰ روپے، خیرپور ۱,۵۵,۰۰۰ روپے، قلات ۱,۱۰,۰۰۰ روپے بہاولپور ۱,۰۰,۰۰۰ روپے، ملتان ۹۰,۰۰۰ روپے پشاور ۶۰,۰۰۰ روپے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۵۵,۰۰۰ روپے اور کوئٹہ ۴۰,۰۰۰ روپے۔ راولپنڈی اور لاہور ڈویژن کو ستر ستر ہزار روپے ملیں گے تحصیل کونسل کو پانچ ہزار روپے دیئے جائیں گے

بقیہ پچاس لاکھ روپے کی رقم کمشنروں کے سپرد کر دی گئی ہے۔ تاکہ وہ اپنے اپنے ڈویژنوں کی مختلف مقامی کونسلوں میں تقسیم کر سکیں۔ کونسلیں یہ رقم ضرورت کے مطابق غیر دیہی ترقیاتی علاقوں میں ترقیاتی سکیموں پر خرچ کر سکیں گی۔ اس رقم میں سے ایک لاکھ روپے پہلے ہی ہر ڈویژنل کمشنر کے حوالے کئے جا چکے ہیں۔ تاکہ وہ ترقیاتی کاموں میں خرچ کر سکیں۔ بقیہ رقم کی تقسیم مغربی پاکستان ترقیاتی مشاورتی کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں کی جائے گی۔

سلہٹ میں پچاس انچ بارش

کراچی ۲۲ جولائی۔ موجودہ موسم برسات میں اس وقت تک سلہٹ میں پچاس انچ بارش ہو چکی ہے۔ اتنی بارش موجودہ موسم برسات میں ملک بھر میں کسی اور جگہ نہیں ہوئی ڈھاکہ میں تنتالیس انچ، چٹاگانگ میں بیالیس انچ اور مری میں سترہ اعشاریہ دو انچ بارش ہو چکی ہے۔

روس سے فوجی مدد طلب کرنے کا فیصلہ نہیں کیا

واشنگٹن ۲۲ جولائی۔ وزارت خارجہ امریکہ کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اسے لیو پولڈ ویل سے جو تازہ ترین اطلاعات ملی ہیں۔ ان سے یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ کابینہ کانگو نے روس سے فوجی امداد طلب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اعلان میں تبلایا گیا ہے۔ کہ سفیر امریکہ نے کانگوں سے اطلاع دی ہے۔ کہ مسٹر لوممبا وزیر اعظم نے کوئی ایسا بیان نہیں دیا۔ جس کا مفہوم یہ ہو کہ کسی اور ملک سے فوجی مدد طلب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

لیکن پھر بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ وہ کیا بنیاد ہے جس پر مغرب اور دیگر مخالفین نے اسلام کے خلاف اس پراپاگنڈہ کی تعمیر اٹھائی ہے۔ اور اس میں اتنی کامیابی حاصل کی ہے۔

ہمیں مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ اس سوال کا جواب ایسا ہے کہ جس کے دام میں معترضین اور مخالفت اقوام کی بجائے زیادہ تر خود وہ لوگ آتے ہیں جن کو یہ عظیم علمی دین عطا ہوا تھا۔ جن کو یہ نعمت دی گئی تھی۔ مگر انہوں نے کچھ ایسی تشریحات کیں کہ یہ معصوم اور بے داغ علمی دین خون خواری کا دین نظر آنے لگا۔ جیسا کہ اکبر الٰہ آبادی نے ایک مغربی خاتون کی زبان سے کہا ہے۔ ؎

بوئے خوں آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے

(باقی)

مسز بندرانائیکے نے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھال لیا

اپنے مقتول شوہر کی پالیسی پر کاربند رہنے کا عزم

کولمبو ۲۲ جولائی کل مسز سری ماوو بندرانائیکے نے لنکا کے وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔ ان کی عمر چالیس برس ہے اور وہ دنیا میں پہلی خاتون وزیر اعظم ہیں۔ یاد رہے پچھلے سال ستمبر میں ان کے شوہر مسٹر سولومن بندرانائیکے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا جو اس وقت لنکا کے وزیر اعظم تھے۔

مسز بندرانائیکے کی سری لنکا فریڈم پارٹی کو عام انتخابات میں ایوان نمائندگان کی ایک سو اکیاون منتخب نشستوں میں سے پچھتر نشستیں ملی ہیں ابھی ایک نشست کا نتیجہ نہیں نکلا۔ ایوان کے چھ ارکان نامزد کئے جاتے ہیں۔

مسز بندرانائیکے کے حلف اٹھانے سے پیشتر مسٹر ڈڈلے سنانائیکے کی کابینہ نے اپنا استعفےٰ گورنر جنرل کو پیش کر دیا تھا کیونکہ مسٹر سنانائیکے کی یونائیٹڈ نیشنل پارٹی کو ایوان میں صرف تیس نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔

مسز بندرانائیکے نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا بائیں بازو کی تین پارٹیوں نے مجھے اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے ان پارٹیوں کو بطور مجموعی اٹھارہ نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔ آپ نے کہا کئی اور منتخب ارکان نے بھی میری پارٹی میں شامل ہونے کی درخواست کی ہے آپ نے کہا میں بارہ ارکان کی کابینہ بناؤں گی جو جلد ہی حلف اٹھائے گی۔ میں جلد ہی ایک کمیشن قائم کروں گی جو میرے آنجہانی شوہر مسٹر بندرانائیکے کے قتل کے سیاسی وجوہ کی تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کرے گا۔ آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ میرے ملک کی آبادی کی اکثریت میرے شوہر کی اقتصادی پالیسی کی حامی ہے۔ اب میری کابینہ اقتصادی امور میں اسی پالیسی پر عمل کرے گی۔ آپ نے کہا جہاں تک خارجہ پالیسی کا تعلق ہے لنکا مغربی اور مشرقی دھڑوں میں بالکل غیر جانبدار رہے گا یہ وہی پالیسی ہے جو میرے شوہر نے اختیار کی تھی۔ آپ نے کہا ربڑ کے باغات کو قومی بنانے کا مسئلہ حل کرنے سے پیشتر لنکا میں آباد ہندوستانی نسل کے باشندوں کی شہریت کا مسئلہ حل کرنا پڑے گا

رائٹر کی اطلاع کے مطابق مسز بندرانائیکے اپنی دیہی اقامت گاہ میں اپنڈے سائٹیس کی وجہ سے بیمار پڑی تھیں کل انہیں وزارت عظمیٰ کا حلف اٹھانے کے لئے کولمبو آنا پڑا وہ سب سے پہلے اپنی کولمبو والی اقامت گاہ میں گئیں جہاں ان کے شوہر پر گولی چلائی گئی تھی انہوں نے گھر میں قدم رکھتے ہی سسکیاں لینا شروع کر دیں اس کے بعد اپنے شوہر کی تصویر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر دس منٹ تک احتراماً کھڑی رہیں۔

بھارت میں ۱۵ ہزار مرکزی ملازم برطرف کئے جائیں گے

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ مرکزی کابینہ نے حکم دیا ہے کہ بھارت کے جن مرکزی ملازموں کو ہڑتال کے دنوں میں گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں برطرف کر دیا جائے ایسے ملازموں کی تعداد پندرہ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ کابینہ نے یہ فیصلہ آسام سے پنڈت نہرو کی واپسی کے بعد کیا ہے۔

اطلاع ملی ہے کہ دو لاکھ مرکزی ملازم جنہوں نے ہڑتال کے دنوں میں صرف کام چھوڑا تھا اور کسی اور قسم کا جرم نہیں کیا انہیں انتباہ کے بعد بحال کیا جا سکے گا۔ بشرطیکہ وہ اپنے کئے پر تائب ہو جائیں۔

ایران میں پاکستانی سکاؤٹوں کا خیر مقدم

تہران ۲۲ جولائی۔ پاکستانی سکاؤٹوں کی جو جماعت ایران کی جمبوری میں شرکت کے لئے ۱۴ جولائی کو یہاں پہنچی ہے اس کا نہایت پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ ایرانی سکاؤٹنگ کے خاص نمائندے آغا صادقی نے میرجاوا کے مقام پر پاکستانی جماعت کا خیر مقدم کیا۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری نانی صاحبہ (اہلیہ خان بہادر حضرت غلام محمد خانصاحب مرحوم) کئی یوم سے بعارضہ پیچش بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار احمد کریم دارالفضل ربوہ)

(۲) مجھے آجکل بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مشکلات دور فرمائے اور اپنی رضا اور خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سعیدہ بیگم اہلیہ نور الہدیٰ صاحب جامی)

(۳) خاکسار عرصہ دو سال سے ٹی بی میں مبتلا ہے اس وقت نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہوں۔ درویشان قادیان و دیگر احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا کرے۔ آمین

(حسین بخش سابق محرر شعر نویس ڈیرہ ٹیک سنگھ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینیجر)

کانگو کے متعلق تونس اور لنکا کی قرارداد منظور ہو گئی

روس نے اپنی قرارداد واپس لے لی

”کانگو سے فوجیں نکالنے کی قرارداد کو عملی جامہ پہنایا جائے بلجیم سے حفاظتی کونسل کا مطالبہ“

نیویارک ۲۳ جولائی۔ حفاظتی کونسل نے کل رات کانگو کے بارے میں تونس اور لنکا کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی۔ روس اور پولینڈ نے بھی قرارداد کی حمایت کی۔ روس نے آخری مرحلہ پر اپنی قرارداد واپس لے لی۔ جس میں بلجیم سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ تین روز کے اندر کانگو سے اپنی فوج نکال لے۔ تونس اور لنکا کی پیش کردہ قرارداد میں بلجیم سے کہا گیا ہے کہ وہ کانگو سے اپنی فوجیں نکالنے کے بارے میں کونسل کی سابقہ قرارداد ۱۴ جولائی کو بسرعت عملی جامہ پہنائے اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو تمام ضروری اقدامات کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

قرارداد میں سب ممبر ملکوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ایسے اقدام سے احتراز کریں جس سے کانگو میں امن و قانون کی بحالی میں رکاوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو۔ نیز حکومت کانگو کو اپنے اختیار کے استعمال میں مشکل پیش آئے کونسل نے تمام ممبر ملکوں سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ وہ کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے جمہوریہ کانگو کی علاقائی سالمیت اور سیاسی آزادی پر آنچ آئے۔

کل رات کانگو کی صورت حال پر بحث شروع ہوئی تو روسی مندوب مسٹر کزنٹ سوف نے اعلان کیا تھا کہ ”میرا وفد اپنی پوزیشن پر قائم رہے گا کہ حفاظتی کونسل کو زیادہ فیصلہ کن اقدام کرنا چاہیے“۔ بعد میں تونس اور لنکا کی مشترکہ قرارداد پر رائے شماری ہوئی اور یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ روسی نمائندہ مسٹر کزنٹ سوف نے اپنی قرارداد واپس لیتے ہوئے اس امر پر اظہار افسوس کیا . . .

. . . .

. . . کہ قرارداد میں کانگو سے بلجیمی فوج کے انخلاء کی کوئی تاریخ متعین نہیں کی گئی حالانکہ مسئلہ کا یہ پہلو خاص توجہ کا مستحق تھا۔

سیالکوٹ میں بیماری پر قابو پانے کیلئے مؤثر تدابیر اختیار کر لی گئیں

”امید ہے مزید اموات نہیں ہوں گی“ ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز کا بیان

لاہور ۲۳ جولائی۔ صوبائی محکمہ صحت کے ڈائرکٹر لیفٹیننٹ کرنل بشیر سید نے کل رات بتایا کہ سیالکوٹ میں معدہ کے وبائی مرض کے سدباب کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کر لی گئی ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ آئندہ اس شہر میں یہ مرض مزید جانی اتلاف کا باعث نہیں ہوگا۔

لیفٹیننٹ کرنل بشیر سید سیالکوٹ میں اس وبائی مرض کی بنا پر پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے پرسوں وہاں گئے تھے آپ نے کل رات واپس لاہور آکر مقامی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران مزید بتایا کہ صوبائی محکمہ صحت کے عملہ نے محلہ ”رنگ پورہ“ کے تمام نلکوں کے پانی میں انسدادی دوا ملانے کا انتظام کر دیا ہے اور اس کے علاوہ تمام کنوؤں میں بھی دوائی چھڑک دی گئی ہے۔

آپ نے بتایا کہ شہر کے مختلف علاقوں میں ۱۲ مئی ۱۹۶۰ء سے کر آج تک ۲۸۹ افراد وبائی مرض کا شکار ہوئے جن میں ۶۹ جاں بحق ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ان میں سے ۱۲ افراد ۱۸ جولائی کے بعد اس مرض کا شکار ہوئے جن میں سے ۴ جاں بحق ہوئے۔ بالفاظ دیگر اس مرض کا زیادہ زور گذشتہ چار دن سے ہوا ہے۔

آپ نے کہا کہ رنگ پورہ اور پورہ ہرن میں اس مرض کا شکار ہونے والے افراد کے علاج کے لئے ایک پرائمری سکول کی عمارت میں ہسپتال کھول دیا گیا ہے۔ جس کے انچارج کلاس I کے ایکسپیشنٹ ڈاکٹر ہیں اور ان کی امداد کے لئے بہت سے سرکاری اور رضاکار ڈاکٹر موجود ہیں۔ آپ نے کہا اب تک اس شہر میں ایک لاکھ نوے ہزار روپے کی ادویات مہیا کی گئی ہیں۔ اور دو لاکھ افراد کو ہیضہ کے ٹیکے لگائے گئے ہیں۔ آپ نے کہا چونکہ یہ مرض دراصل ہیضہ کا مرض نہیں ہے۔ اس لئے جن افراد کو ٹیکے لگائے گئے تھے ان میں سے بھی بعض اس مرض کا شکار ہوئے اور چند ایک جاں بحق بھی ہو گئے۔

آپ نے کہا کہ شہر کے تمام علاقوں میں صفائی کرانے کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے بعض دوسرے اضلاع سے بھی عملہ وہاں پہنچایا گیا ہے۔ اس وقت وہاں دس سینیٹری انسپکٹر چھ سینیٹری سپروائزر اور ۲۳ ہیلتھ ویکسینیٹرز (ص

ص) شہر کی صفائی کا انتظام کر رہے ہیں۔ اس عملہ میں دو ایک دن میں مزید اضافہ کیا جائیگا

آپ نے کہا ان انسدادی و احتیاطی تدابیر کی بنا پر صورت حال بہت حد تک قابو میں ہے۔ چنانچہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کل ۱۵ افراد اس وبائی مرض کا شکار ہوئے اور ان میں سے کوئی ایک بھی جاں بحق نہیں ہوا۔ ان سب کو بروقت طبی امداد پہنچائی گئی ہے۔ اس لئے وہ رو بصحت ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر اس مرض کا فوری طور پر علاج کر دیا جائے تو یہ مہلک ثابت نہیں ہوتا۔ البتہ اگر علاج کرنے میں تاخیر کی جائے تو پھر کوئی بھی دوائی کارگر نہیں ہوتی۔ لفٹیننٹ کرنل سید نے کہا کہ سیالکوٹ میں بہت عرصہ سے کوئی میونسپل میڈیکل افسر نہیں تھا۔ تاہم صوبائی محکمہ صحت کے کہنے پر ایک ریٹائرڈ میونسپل میڈیکل افسر ڈاکٹر نور حسین کو دوبارہ ملازم رکھا گیا ہے اور ان کی امداد کے لئے متعدد کوالیفائڈ ڈاکٹروں کا تقرر ہوا ہے مقامی میونسپل حکام مستقل میڈیکل افسر کے تقرر کے لئے مناسب کارروائی کر رہے ہیں۔

مرض کے اسباب

ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز نے سیالکوٹ میں ہیضہ سے ملتے جلتے اس وبائی مرض کی وجوہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ دراصل انتڑیوں کی سوزش اور پھر اسہال اور پیچش کی علامات پر مشتمل یہ مرض ۲۱ جون ۱۹۶۰ء کو شہر کے مختلف علاقوں میں شروع ہوا تھا۔ اس موقع پر محکمہ صحت کے عملہ نے فوراً ہی انسدادی و احتیاطی تدابیر اختیار کی تھیں۔ چنانچہ قریباً ڈیڑھ لاکھ افراد کو ٹیکے لگائے گئے۔ اور پینے کے پانی کی سپلائی کو بہتر کیا گیا۔ تاہم ۹ جولائی ۱۹۶۰ء تک ۱۷۰ افراد اس مرض میں مبتلا ہوئے جن میں سے ۵۴ جانبر نہ ہو سکے۔ آپ نے کہا کہ اب تک جو تحقیقات ہوئی ہے اس کے پیش نظر خیال یہ ہے کہ سترہ جولائی کے بعد شدید بارش کے باعث جب ایک نالہ میں سیلاب آیا اور شہر کے تمام نشیبی علاقے زیر آب آ گئے تو نہ صرف تمام کنوؤں کا پانی خراب ہو گیا بلکہ رنگ پورہ ٹیوب ویل کے ×

× زمین دوز پائپ کے کہیں پھٹنے سے اس علاقہ کے تمام نلکوں کا پانی بھی گندا ہو گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵